15509

International Diabetes Federation
Centre of Education
2018-2019

International Diabetes Federation
Centre of Excellence in Diabetes Care
2018-2019

Baqai Medical University

Baqai Institute of Diabetology & Endocrinology

A project of Baqai Foundation

کیافرماتے ہیں مفتیان کرام مذکورہ مسئلہ کے بارے میں۔۔۔

ہر سال ذیابطیس کے ہزاروں مریض حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔
جن میں اکثر مریضوں کے پیر دوران حج وعمرہ یا واپسی کے سفر میں پاؤں میں مختلف اقسام کے امراض لاحق ہوتے ہیں۔
ایسے مریضوں میں محسوس کرنے کی حس ختم ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے چپل پاؤں سے نکل جاتی ہے اور مریض کو پتہ بھی نہیں چلتا۔
جسکی وجہ سے انگلیاں یا پاؤں کاٹنے کی بھی نوبت آجاتی ہے۔ جسکی بڑی وجہ ننگے **پیر یا قینچی والی چپل یا غیر معیاری چپل** کا استعمال ہے۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۷۲/۱۹۹۱
مورخہ

سوال یہ ہے کہ کیا احرام کی حالت میں مذکورہ چپل کا استعمال کر سکتے ہے یا نہیں؟

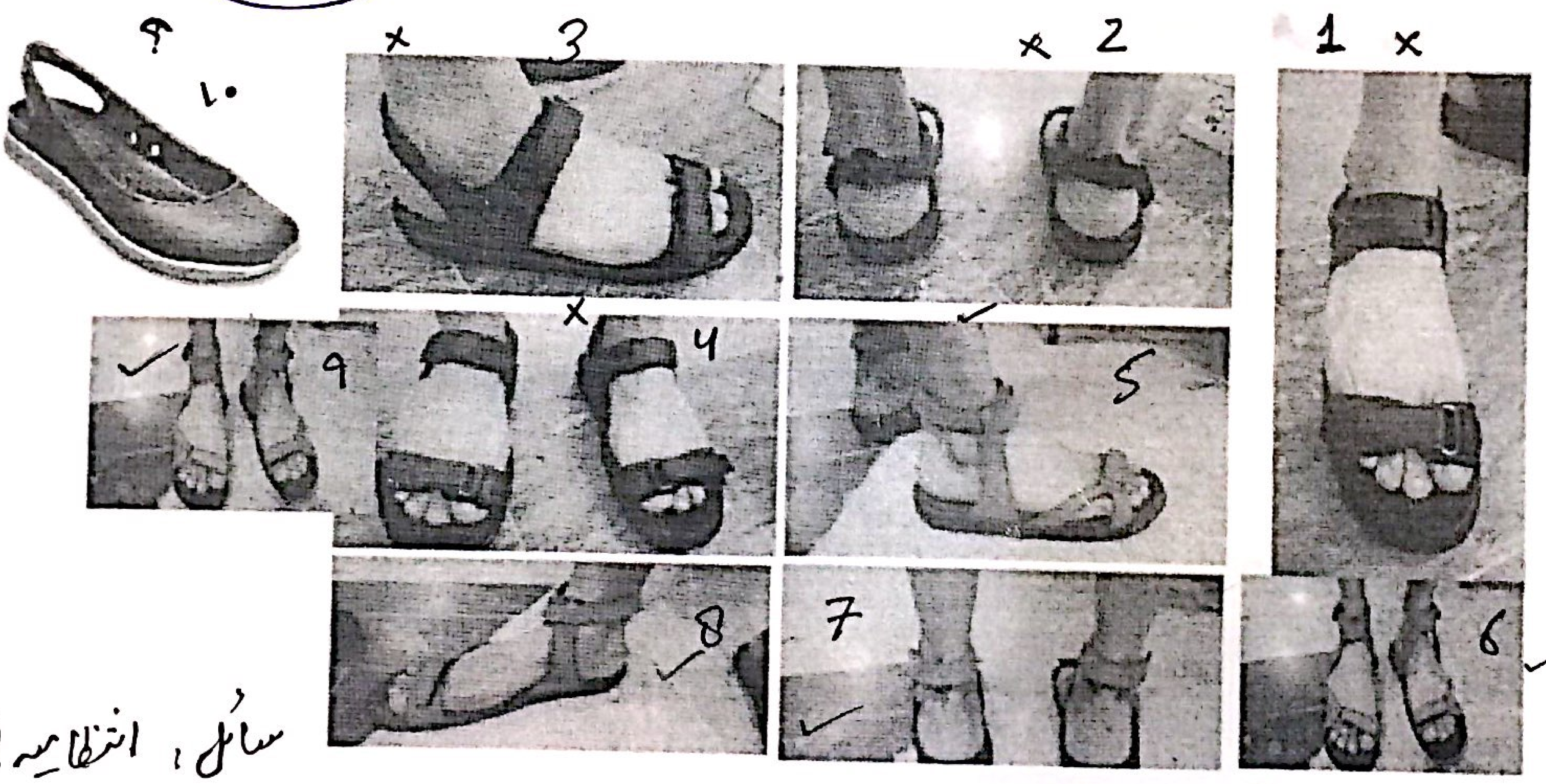

سائل: انتظامیہ بقائی پاکستان

رابطہ نمبر
0333-3909260

Address: Plot 1-2, II-B, Nazimabad No. 2, Karachi. 74600 Sindh Pakistan
Tel: +92-21-36623492, 36608565, 36688897, Fax: +92-21-36608568, Web: www.bideonline.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

احرام کی حالت میں خواتین کیلئے تو قدم کا کوئی حصہ کھولنا ضروری نہیں، اسلئے وہ ہر طرح کی چپلیں اور جوتے پہن سکتی ہیں۔ لیکن مردوں کو احرام کی حالت میں قدم کے درجِ ذیل حصوں کو کھلا رکھنا ضروری ہے:

(۱) دونوں ٹخنے (۲) پاؤں کے بیچ کی ہڈی کچھ نیچے تک (۳) ایڑی سے اوپر کا وہ حصہ جو ٹخنوں کی سیدھ میں ہے۔ (۴) اور بقول علامہ شامی رحمہ اللہ ایڑی بھی چھپانا جائز نہیں ہے، لہٰذا بہتر ہے کہ ایڑی بھی کھلی رکھی جائے، (مزید وضاحت کیلئے پاؤں کے ان حصوں کا نقشہ منسلک ہے، اُسے ملاحظہ فرمائیں) اور ایسی ہوائی چپل یا جوتا پہنے جس میں پاؤں کے مذکورہ چاروں حصے کُھلے رہیں، لیکن اسکے باوجود اگر مُحرِم نے ایسا جوتا پہننا جسمیں (1 تا3) مذکورہ تینوں حصے کُھلے رہیں، لیکن ایڑی چھپ جائے تو اس کی بھی گنجائش ہے، کوئی دم، صدقہ وغیرہ لازم نہ ہو گا۔

اس تمہید کے بعد آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ سوال نامے میں آپ حضرات نے تین چپلوں کی تصویر بھیجی ہیں:

(۱) سیاہ (تصویر نمبر1 تا4) اسکی تصاویر دیکھنے سے معلوم ہو رہا ہے کہ اسکو پہننے کے بعد پاؤں کی بیچ کی ہڈی سے لیکر نیچے تک کا حصہ اور ٹخنے تو کھلے رہتے ہیں، لیکن ٹخنوں کی سیدھ میں واقع ایڑی کے اوپر کا حصہ چُھپ جاتا ہے، اسلئے اس چپل کو حالتِ احرام میں پہننا درست نہیں، احتیاط کے خلاف ہے۔

البتہ براؤن رنگ کی چپل (۲) (تصویر نمبر5 تا9) میں پاؤں کی بیچ کی ہڈی، ٹخنے اور اسکی سیدھ میں واقع ایڑی کے اوپر کا حصہ تینوں کھلے رہتے، لہٰذا احرام کی حالت میں اس طرح کی چپل پہننا جائز ہے۔

اور تیسری چپل (تصویر10) دیکھنے سے خواتین کی معلوم ہوتی اور جیسا کہ شروع میں گذرا کہ خواتین کیلئے قدم کے کسی بھی حصے کو کھلا رکھنا ضروری نہیں، اسلئے خواتین حالتِ احرام میں یہ چپل پہن سکتی ہیں۔ البتہ اگر یہ چپل بھی مرد حضرات کیلئے ہوں تو ٹخنے کی سیدھ میں واقع ایڑی کے اوپر کا حصہ چُھپنے کی وجہ سے اسکو حالتِ احرام میں پہننا درست نہ ہو گا۔ (ماخذہٗ تبویب: ۱۵۰۹/ ۵۳)

واضح رہے کہ چونکہ اصل جوتے (جن کے بارے میں سوال کیا گیا ہے) ہمارے سامنے نہیں، اسلئے جواب میں اصولی بات ذکر کر دی گئی ہے، اسکی روشنی میں کسی بھی جوتے کے بارے میں فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ مردوں کے لئے احرام کی حالت میں اسکا استعمال درست ہے یا نہیں؟

رد المحتار - (2 / 490)

(قوله أسفل من الكعبين) الذي في الحديث وليقطعهما حتى يكونا أسفل من الكعبين، وهو أفصح مما هنا ابن كمال والمراد قطعهما بحيث يصير الكعبان وما فوقهما من الساق مكشوفا لا قطع موضع الكعبين فقط كما لا يخفى

غنية الناسك (87)

والكعب هنا العظم المثلث المبطن على ظهر القدم عند معقد الشراك دون الناتي فيما روى هشام عن محمد رحمهما الله تعالى .

دار الافتاء

تنبیه : والمکعب السرموزة ونحوها مما ينتهي إلي الکعب ، يعني وإن كان يستر العقب كالكوش الهندي ونحوه ، لأن النص لم يوجب أن يبالغ في قطع الخفين حتي يكونا كالسرموزة وهو البابوج ، بل أوجب قطعهما حتي يكونا أسفل من الكعبين ، سواء كانا كالسرموزة أو كالكوش الهندي. وعن هذا فسر الشارح رحمه الله تعاليٰ المكعب بالكوش الهندي ، ولم يلتفت إليٰ أنه يستر العقب ، فما في رد المحتار:'' والظاهر أنه لايجوز ستر العقب'' ويتفرع عليه عدم جواز لبس الكوش الهندي ونحوه ممايستر العقب ، ليس بظاهر ، نعم لوكان الكوش الهندي يستر العقب وما فوقه مما يحاذي الكعب ينبغي أن لا يجوز لبسه ، لأنه لم يكن أسفل من الكعبين في كل جانب وهو الظاهر من النص ، ولعله حمل النص عليٰ قطع الخفين حتيٰ يكونا كالنعلين من جانب المؤخر والله سبحانه وتعالى أعلم

زبدۃ المناسک مع عمدۃ المناسک (۱۰۴) میں حضرت مولانا شیر محمد صاحب فرماتے ہیں:

"اکثر عوام خواص میں یہ مشہور ہے کہ فقط پیر کی بیچ کی ہڈی کھلی رکھنا ضروری ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ مگر وضو میں جو دو کعبین دھونے واجب ہیں، ان کے اوپر سے لے کر پیر کی بیچ کی ہڈی سے بھی کچھ نیچے تک کاٹنا چاہئے کہ اچھی طرح پیر کی بیچ کی ہڈی سے نیچے سے اوپر دونوں ٹخنوں تک مع اطراف پیر اور ایڑی کے موزہ وغیرہ سے خالی رہے اور مثل جوتی کے رہ جائے۔"

نیز معلم الحجاج (طبع جدید بتحشیہ حضرت مولانا مفتی یعقوب صاحب) صفحہ ۳۰۷ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:

"اس مسئلے میں، میں بھی مدت تک مغالطہ میں رہا اور علی العموم لوگ بھی یہی سمجھتے رہے کہ محض اس ہڈی کا کھلا رکھنا ضروری ہے۔ اگرچہ اور سارا پاؤں موزہ وغیرہ میں مستور رہے تو حرج نہیں ہے۔ بعد میں یہ عبارتیں ملیں اور علماء نے بھی تصحیح فرمائی:

الذي في الحديث وليقطعهما حتى يكونا أسفل من الكعبين، وهو أفصح مما هنا ابن كمال والمراد قطعهما بحيث يصير الكعبان وما فوقهما من الساق مكشوفا لا قطع موضع الكعبين فقط كما لا يخفى"

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵/شوال/۱۴۳۹ھ

۱۵/جولائی/۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

۲۵/۱۰/۱۴۳۹ھ

15-07-2018

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۲۵/۱۰/۱۴۳۹ھ

دار الافتاء

مفتی

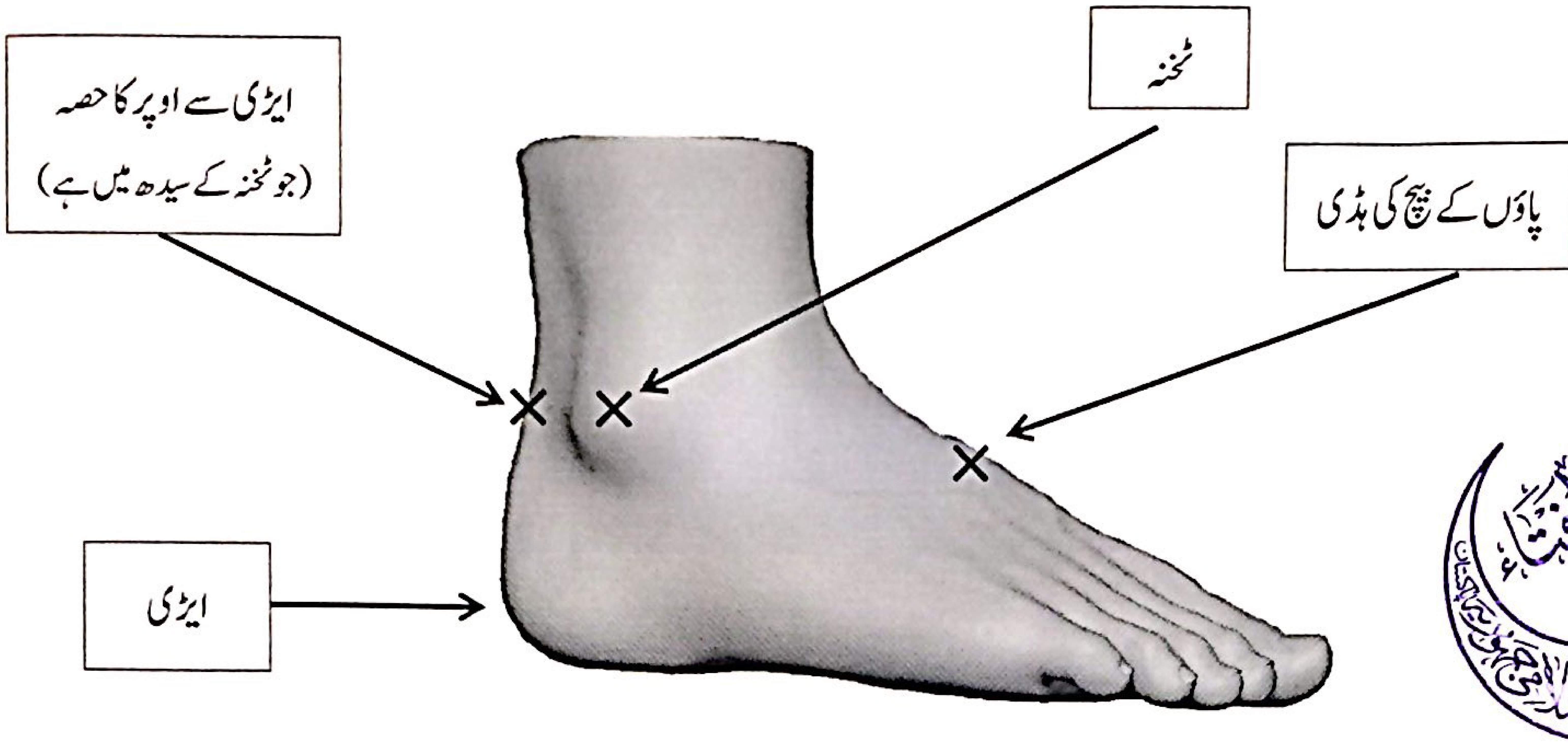

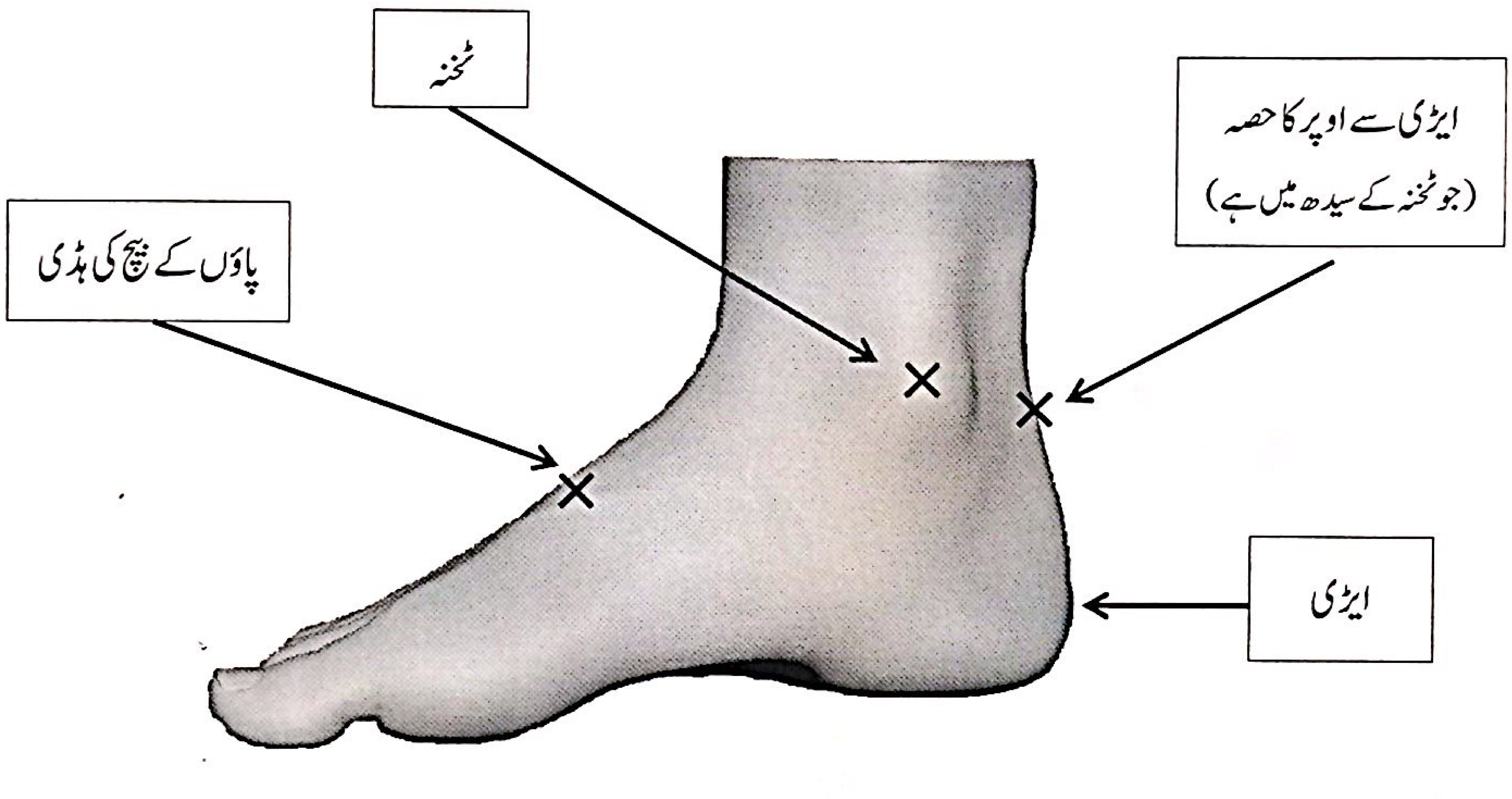

کراس (×) کا نشان لگے ہوئے حصوں کو کھُلا رکھنا ضروری ہے۔ ایڑی بھی کھلی رہے تو بہتر ہے لیکن اگر کسی وجہ سے ایڑی چھُپی رہے تو اس کی گنجائش ہے۔